

وہ توحید جو انسانیت سے مطلوب ہے

فضیلۃ الشیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

ترجمہ، تبویب، جمع و ترتیب

طارق علی بروہی



نام کتاب	:	وہ توحید جو انسانیت سے مطلوب ہے
مؤلفین	:	شیخ بدیع الدین شاہ، ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ و فوزان حفظہ اللہ
ترجمہ تبویب و ترتیب	:	طارق علی بروہی
صفحات	:	۱۸
ناشر	:	اصلی اہل سنت ڈاٹ کام

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	تعارف	۴
۱	محض اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا تسلیم کرنے پر جہنم سے گلو خلاصی نہیں جب تک اس اکیلے کو معبودِ حقیقی تسلیم نہ کیا جائے	۵
۲	وہ توحید جو انسانیت سے مطلوب ہے	۶
۳	توحید کی تین اقسام کا بیان قرآن حکیم سے	۷
۴	توحید ربوبیت کو قرآن کریم میں بار بار دہرانے کی حکمت	۱۱
۵	فلاسفہ کی توحید	۱۳
۶	ایک شبہ کا ازالہ	۱۵
	نتیجہ	۱۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف

توحید کی تین اقسام ہیں ۱- توحید ربوبیت، ۲- توحید الوہیت یا عبادت اور ۳- توحید اسماء و صفات۔ توحید ربوبیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو خالق، مالک، رازق، رب، حاجت روا و مشکل کشا الغرض اللہ کے تمام افعال میں اسے اکیلا و یکتا مانا جائے۔ توحید کی اس قسم کے ہر دور کے مشرکین بھی اقراری رہے ہیں۔ لہذا یہ توحید جو کہ فطرت میں ہے انسانیت سے مطلوب نہیں بلکہ توحید کی دوسری قسم یعنی توحید عبادت مطلوب ہے اور یہی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت تھی۔ البتہ توحید ربوبیت کے اقرار کو بطور الزامی حجت قرآن کریم میں جا بجا پیش کیا گیا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو ہی اکیلا خالق، مالک و رب مانتے ہو تو پھر عبادت بھی خالصتاً اسی کی کرو۔ چنانچہ توحید الوہیت بندے کے افعال سے متعلق ہے کہ بندے کی عبادتیں خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں جس میں نہ کسی بنی مرسل اور نہ کسی مقرب فرشتے کو شریک کرے، خواہ وہ قلبی عبادت ہوں جیسے خوف، رجاء، امید، توکل، بھروسہ، خشیت، انابت وغیرہ یا قولی ہوں جیسے ذکر، تسبیح، تکبیر، دعاء، استعانت (مدد کے لئے پکارنا)، استغاثہ (فریاد کرنا)، استعاذہ (پناہ طلب کرنا)، قسم کھانا یا فعلی و مالی ہوں جیسے نماز، روزہ، حج، صدقہ و خیرات، نذ و نیاز، قربانی، رکوع، سجدہ، قیام و طواف وغیرہ۔ اور یہی کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا معنی ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں)۔ توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عیوب و نقائص سے پاک و منزہ مان کر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں اور صفات کا اثبات کیا جائے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور ان میں اسے اکیلا مانا جائے اس طور پر کہ ان میں نہ کسی کو شریک کیا جائے، نہ ان کا انکار کیا جائے، نہ مخلوق سے تشبیہ دی جائے، نہ اس کی کیفیت و تمثیل بیان کی جائے اور نہ ہی اس کی حقیقی الفاظ سے ہٹ کر تاویل کی جائے۔ مندرجہ ذیل مضمون میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسانیت سے جو توحید مطلوب ہے وہ توحید الوہیت ہے اور ان لوگوں کی گمراہی واضح کی گئی ہے جو لوگوں کو محض توحید ربوبیت یا ایک الہ کے وجود کی طرف دعوت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے توحید کا حق ادا کر دیا اور یہی انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت تھی۔

محض اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا تسلیم کرنے پر جہنم سے گلو خلاصی نہیں
جب تک اس اکیلے کو معبود حقیقی تسلیم نہ کیا جائے

شیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُغَيِّرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَبِغُ الْإِذَاانَ، فَإِنْ سَبَّحَ أَذَانًا، أَمْسَكَ، وَإِلَّا أَغَارَ، فَسَبَّحَ رَجُلًا، يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عَلَى الْفِطْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَانْظُرُوا، فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزَى“ (صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الإمساك عَنِ الْإِغَارَةِ عَلَى قَوْمٍ فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سَبَّحَ فِيهِمُ الْإِذَاانَ حدیث رقم ۵۸۰) (رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ ہمیشہ صبح سویرے دشمن پر حملہ آور ہوتے تھے۔ آپ صبح کی آذان کے انتظار میں بیٹھتے پس اگر (اس بستی سے) آذان کی آواز آتی تو آپ حملہ نہ کرتے اور اگر آواز نہ آتی تو حملہ آور ہو جاتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو یہ آذان دیتے ہوئے سنا "اللہ اکبر، اللہ اکبر" (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "على الفطرة" (یہ تو فطرت پر ہے [یعنی توحید ربوبیت]) پھر آپ ﷺ نے اسے یہ پکارتے سنا "اشھدان لا الہ الا اللہ، اشھدان لا الہ الا اللہ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "تو جہنم سے نکل آیا"۔ انہوں (صحابہ) نے اس کی طرف دیکھا تو وہ ایک بکریوں کا چرواہا تھا۔)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ نے اس چرواہے کو محض اس بات کے اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یعنی توحید ربوبیت پر جہنم سے گلو خلاصی کی ضمانت نہیں دی بلکہ فرمایا کہ یہ تو فطرت پر ہے کیونکہ ہر زمانے کے مشرک اس کو فطرتاً تسلیم کرتے رہے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں ذکر ہوا۔

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ (یوسف: ۱۰۶)

(ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہی رہتے ہیں)

لیکن جب آپ ﷺ نے اسے "اشھد ان لا اله الا الله" پکارتے ہوئے سنا جو کہ توحید الوہیت یا عبادت ہے تو آپ ﷺ نے اسے بشارت دی کہ وہ جہنم کی آگ سے باہر نکل آیا یا محفوظ ہو گیا۔ چنانچہ یہ ثابت ہوا کہ جو توحید اسلام کو مطلوب ہے وہ توحید الوہیت ہے اور یہ کہ محض توحید ربوبیت پر ایمان لانا کسی کو جنت میں داخل نہیں کروا سکتا اور نہ ہی جہنم سے چھٹکارا دلا سکتا ہے۔

[شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے "توحید الوہیت" کے عنوان پر دئے گئے درس سے اقتباس]

وہ توحید جو انسانیت سے مطلوب ہے

شیخ صالح الفوزان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ توحید جو (انسانیت سے) مطلوب ہے وہ توحید الوہیت ہے، اور اسی لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی دعوت کا آغاز اپنی قوم کو یہ کہتے ہوئے کیا:

﴿اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ﴾ (الاعراف: ۵۹)

(اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں)

انہوں نے توحید الوہیت کی طرف دعوت دی جیسا کہ قرآن کریم نے ان سے متعلق یہ بیان کیا کیونکہ یہ توحید الوہیت ہی تھی کہ جس کا انسانیت نے انکار کیا اور شیاطین نے اسی کے متعلق گمراہ کیا۔

جبکہ توحید ربوبیت تو ایک حاصل شدہ، موجود اور دلوں میں راسخ چیز ہے^(۱)۔ لہذا اسی پر اقتصار و اکتفاء کرنا بندے کو نجات نہیں دلا سکتا، اور نہ ہی اسے موحدین و مؤمنین کے زمرے میں داخل کر سکتا

^۱ قرآن کریم میں کئی جگہ اس کا واضح بیان ہوا ہے، جیسے فرمایا: ﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ وَمَنْ يَخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾ [یونس: ۳۱] (کہو! اے محمد ﷺ): "کون تمہیں آسمان و زمین سے رزق مہیا کرتا ہے؟ یا کون تمہاری سماعت و بصارت کا مالک ہے؟ اور جو مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو؟ اور کون تمام امور کی تدبیر کرتا ہے؟" تو وہ (مشرکین عرب) کہیں گے کہ ایسا تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ آپ کہیں کہ: "تو پھر تم اس سے ڈرتے کیوں نہیں [اور پھر بھی اس کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو؟]"۔ اس معانی کی اور بھی بہت سی آیات ہیں دیکھئے سورۃ المؤمنون: (۸۳-۸۹)، العنکبوت: (۲۱)، لقمان: (۲۳)، زمر: (۳۸)، زخرف: (۹)، (۸۷) وغیرہ۔ [مترجم]

ہے۔ اسی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے کفارِ قریش سے قتال کیا حالانکہ وہ اس بات کے اقراری تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق، مدبر اور محی و ممیت (زندگی و موت کا مالک) ہے۔ پس آپ نے ان سے قتال کیا اور ان کے خون کو حلال جانا جس تک کہ انہوں نے توحید الوہیت کا اقرار نہ کر لیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَبُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا“⁽¹⁾ (مجھے [اللہ تعالیٰ کی طرف سے] حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور اگر وہ اس کا اقرار کر لیں تو وہ مجھ سے اپنی جانیں اور مال بچالیں گے مگر [جو] اس کا [شرعی] حق [منا ہو اس] کے ساتھ، اور ان کا باقی حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے)

اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مخلوق سے جو سب سے بڑا مطلوب ہے وہ توحید الوہیت ہے، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کا اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق اور محی و ممیت ہے کیونکہ وہ تو اس بات کے پہلے ہی معترف تھے، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں“ یا ”اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں“⁽²⁾۔

توحید کی تین اقسام کا بیان قرآن حکیم سے

شیخ فوزان رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: جن آیات سے توحید کی تینوں اقسام (ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات) اخذ کی جاتی ہیں وہ بہت سی ہیں جیسے:

¹ البخاری "الجهاد والسير": (2786)، مسلم "الایمان": (21)، الترمذی "الایمان": (2606)، النسائی "تحريم الدم": (3971)، أبو داود "الجهاد": (2640)، ابن ماجہ "الغنائم": (3928)، أحمد: (11/1)، اور أخرجه البخاری: (2946) و مسلم: (21).

² آپ ہمارے ان مسلم معاشروں میں اکثر مسلمانوں کو اسی باطل عقیدہ کا حامل پائیں گے کہ وہ صرف توحید ربوبیت پر ہی ایمان لانے کو توحید سمجھ کر ساتھ ساتھ انبیاء و اولیاء کو بھی مدد کے لئے پکارتے نظر آئیں گے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی اور میں بھی ایک بات کہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ يَدْعُو دَخَلَ النَّارَ“ (جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو بھی پکارتا تھا تو وہ آگ میں داخل ہوگا) تو میں نے یہ کہا کہ: ”مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو دُونِ اللَّهِ يَدْعُو دَخَلَ الْجَنَّةَ“ (جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا)۔ (صحیح بخاری: ۴۱۶۲) [مترجم]

سورہ فاتحہ جو کہ مصحف قرآن کی سب سے پہلی سورت ہے اس میں توحید کی تینوں اقسام کا بیان ہے: پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ: ۲)

(تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے)

اس میں توحید ربوبیت کا بیان ہے کیونکہ یہ آیت تمام جہانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو ثابت کرتی ہے۔ العالمین کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز اور رب یعنی مالک و مدبر۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا:

﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (الفاتحہ: ۳-۴)

(جو رحمن و رحیم ہے، اور یوم جزاء کے دن کا مالک ہے)

اس میں توحید اسماء و صفات کا بیان ہے کیونکہ ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ کو رحمت و مالکیت کی صفت سے موصوف کرنے کا اثبات ہے، اور اسی طرح اس کے اسماء: الرحمن، الرحیم، المالك کا اثبات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ: ۵)

(ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)

اس میں توحید الوہیت کا بیان ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کو عبادت و استعانت میں اکیلا ماننے کے وجوب پر دلالت پائی جاتی ہے۔

اسی طرح سورہ ناس جو کہ مصحف کی سب سے آخری سورت ہے اس میں بھی توحید کی انہی تینوں اقسام کا بیان ہے:

پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا:

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (الناس: ۱)

(کہو میں لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں)

یہ توحید ربوبیت ہے۔

﴿ مَلِكِ النَّاسِ ﴾ (الناس: ۲)

(لوگوں کے شہنشاہ کی)

یہ توحید اسماء و صفات ہے۔

﴿ إِلَهِ النَّاسِ ﴾ (الناس: ۳)

(لوگوں کے معبود حقیقی کی)

یہ توحید الوہیت ہے۔

اسی طرح مصحف میں جو سب سے پہلی نداء و پکار ہے (یا امر و حکم ہے) وہ توحید کی دو اقسام پر مبنی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (البقرہ: ۲۱-۲۲)

(اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ یا اس کے عذاب سے بچ جاؤ۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو) کیا یہ اللہ تعالیٰ کے افعال نہیں؟ یہ توحید ربوبیت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توحید الوہیت پر بطور دلیل و برہان پیش کیا کہ جس طرح وہ اکیلا ان کاموں کو کرتا ہے اسی طرح اس اکیلے کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، بلکہ یہ خالصتاً اسی سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے۔ اس آیت میں توحید کی دو اقسام کا بیان ہے: توحید الوہیت؛ کیونکہ یہی سب سے بڑا مقصود ہے، اور توحید ربوبیت کو اس توحید الوہیت پر دلیل اور اسے مستلزم ہونے کے طور پر بیان کیا گیا۔ اس بات کا حکم تمام بنی نوع انسان کو دیا گیا جیسا کہ ایک دوسری آیت میں فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (الذاریات: ۵۶)

(میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا)

پس خبر دی کہ ان دو عظیم عالموں (عالم جن و انس) کو وجود بخشا ہی نہیں گیا مگر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اسے اس عبادت میں تنہا تسلیم کرنے اور اسے اس کی الوہیت میں واحد ماننے کے لئے۔ پھر اس کے آخر میں شرک سے منع کیا گیا چنانچہ فرمایا:

﴿ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (البقرہ: ۲۲)

(خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو)

انداد یعنی: شرکاء، کہ تم اپنی عبادت کے کچھ امور ان کے لئے بجاتے ہو جبکہ تم جانتے بھی ہو کہ اس کی ربوبیت میں کوئی شریک نہیں جو ان امور میں اس کی شراکت کرتا ہو:

۱- زمین آسمان کے پیدا کرنے،

۲- بارش کے نازل کرنے،

۳- نباتات کے اگانے میں۔

تم جانتے بھی ہو کہ ان امور میں کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں پھر کس طرح تم اس کے ساتھ غیروں کو اس کی عبادت میں شریک کرتے ہو؟! اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لِإِلَهِ الْأَهْوِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴾ (البقرہ: ۱۶۳)

(اور تمہارا الہ تو ایک الہ ہے جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے) اس میں توحید الوہیت کا بیان ہے اور الہ کا معنی ہوتا ہے: معبود، اور "الوہیت" کا معنی ہوتا ہے: عبادت و محبت۔

اس آیت کا معنی ہے کہ تمہارا معبود حقیقی تو ایک ہی معبود ہے، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، یعنی: "لا معبود بحق سواہ" (اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں)۔

اور اس کا یہ فرمان "الرحمن الرحیم" تو یہ توحید اسماء و صفات میں داخل ہے؛ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے دو اسماء اور صفت رحمت کا اثبات ہے۔

اور اس کا یہ فرمان:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ (البقرہ: ۱۶۴)

(آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں)

اس میں توحید ربوبیت کا بیان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توحید الوہیت کی بطور دلیل و برہان ذکر کیا اسی لئے آخر میں فرمایا اس میں آیات (نشانیاں) ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے برحق ہونے اور غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کے دلائل و براہین ہیں۔

چنانچہ اس آیت میں توحید کی تینوں اقسام کا بیان ہے، اور آپ انہیں پورے قرآن کریم میں اسی طرح ساتھ ساتھ پائیں گے^(۱)۔

توحید ربوبیت کو قرآن کریم میں بار بار دہرانے کی حکمت

^۱ اس میں ان لوگوں کا بھی رد ہے کہ جو کہتے ہیں علماء کرام نے توحید کی یہ تین اقسام محض اپنی طرف سے بنالی ہیں قرآن و حدیث میں اس کا وجود نہیں حالانکہ یہ تینوں اقسام شیخ رحمہ اللہ نے قرآن کریم سے ثابت کی ہیں۔ اسی طرح کا ایک سوال شیخ سے کیا گیا تھا جب آپ نے بعض لوگوں کا توحید کی چوتھی قسم بنام توحید حاکمیت بنانے پر رد فرمایا تو سوال ہوا کہ: شیخ کہتے ہیں کہ توحید کی یہ تین اقسام ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات علماء کے اجتہادات اور تتبع و استقراء کی نتیجہ میں وجود پذیر ہوئیں ہیں (لہذا اس میں کمی و زیادتی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں) [بعض کو تو چودہ اقسام تک بیان کرتے سنا گیا ہے؟]

شیخ فرماتے ہیں: صحیح ہے، بس ہمیں ان کا اجتہاد ہی کافی ہے اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے تو ہمیں بھی اس پر اضافہ کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ (ایک طرف تو) ان کا اجماع ہو گیا ہے پھر اس بیسویں صدی میں کوئی جاہل آئے اور دعویٰ کرے کہ میں بھی مجتہد ہوں اور اس تقسیم میں اضافہ کرے جس پر علماء کرام کا اجماع ہو چکا ہے، یہ سب گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ سوال: اس بیان کردہ علت کے بارے میں کیا کہیں گے؟

الشیخ: مزید برآں یہ ایک واضح غلطی ہے کیونکہ حاکمیت جو ہے وہ توحید الوہیت میں داخل ہے، کس نے اسے ایک مستقل قسم قرار دیا ہے؟ پھر اسے چاہیے کہ نماز کو بھی پانچویں یا چھٹی قسم بنالے اسی طرح جہاد کو ساتویں قسم بنادے اور ہر عبادت کو توحید کی اقسام بنانا شروع کر دے، یہ سب کچھ غلط ہے۔

سوال: تو کیا ہم اس قول کو بدعت کہیں گے؟

الشیخ: بالکل یہ تو اجماع کے خلاف ہے، کسی بھی اہل علم نے ایسا نہیں کہا چنانچہ یہ اجماع کے خلاف ہوا۔

[فضیلۃ الشیخ کی آفیشل ویب سائٹ www.alfawzan.ws سے لیا گیا نوٹی] (مترجم)

آپ ﷺ مزید فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم توحید ربوبیت کو اسی لئے بیان کرتا ہے (جبکہ کفار اسے مانتے ہیں) تاکہ توحید الوہیت پر اس کی دلالت واضح ہو اور توحید الوہیت پر اسے بطور ایک برہان قائم کر دے۔ چنانچہ وہ اس کے اقرار کو بطور الزام ان پر حجت قائم کرتا ہے^(۱): کہ تم کیسے اللہ تعالیٰ کے لئے ربوبیت کا تو اقرار کرتے ہو مگر اسی کے لئے الوہیت و عبودیت کا اقرار نہیں کرتے؟!

تم کیسے عبادت کو اس ہستی کی طرف پھیر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کسی چیز میں بھی اس کی شریک نہیں؟! یہ تو واضح تضاد ہے۔

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ (الاحقاف: ۴)

(آپ کہہ دیجئے! بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کا کون سا حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے ہی کی کوئی کتاب یا کوئی علم ہی جو نقل کیا جاتا ہو، میرے پاس لاؤ)

﴿هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ﴾ (لقمان: ۱۱)

(یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلُ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَبَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾ (الحج: ۷۳)

(لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں، بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز

^۱ اور یہ اسلوب تمام آیات قرآنی سے بالکل ظاہر ہے، مثلاً سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [توحید ربوبیت] اسے دلیل بنایا ﴿إِنَّكَ نَعْبُدُكَ وَإِنَّكَ مُسْتَعِينٌ﴾ [توحید الوہیت] پر، اسی طرح سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا﴾ [توحید الوہیت] ﴿رَبَّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ [توحید ربوبیت] ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرہ: ۲۱]، اور ﴿رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا﴾ [توحید ربوبیت] ﴿فَاعْبُدُوهُ﴾ [توحید الوہیت] ﴿هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا﴾ [توحید اسماء و صفات] ﴿مَرِيمَ﴾ [۶۵: ۶۴] اسی طرح سورۃ نمل میں توحید ربوبیت کو توحید الوہیت کی دلیل بڑے ہی خوبصورت اور عمدہ پیرائے میں بنایا ہے (سمانہ و تعالیٰ عمایر کون) دیکھئے [النمل: ۵۹-۶۴]۔ آپ جتنا غور و فکر کریں گے تمام آیات میں اسی طرح پائیں گے جیسے سورۃ زمر کی اس آیت پر غور کریں [الزمر: ۳۸]۔ اسی طرح اس آیت پر بھی غور کرنے سے آپ پر یہ حقیقت واضح ہوگی کہ کس قسم کے شرک میں مشرکین عرب مبتلا تھے اور یہ بھی کہ محض توحید ربوبیت پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مکمل توحید پر ایمان نہ لانے کے مترادف ہے: [الزمر: ۸۶-۸۸]۔ [مترجم]

لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے)

اگر اللہ تعالیٰ ان پر صرف مکھی ہی کو مسلط کر دے تو وہ اس سے چھٹکارہ پانے کی استطاعت نہیں رکھتے، جبکہ مکھی تو کمزور ترین چیز ہے، اگر اللہ تعالیٰ مکھی یا مچھر کو لوگوں پر مسلط کر دے تو وہ ان تک سے خلاصی کا چارہ نہیں رکھتے۔ لوگ ان میں سے جتنوں کو مار سکیں گے ماریں گے مگر پھر وہ مزید تعداد میں بڑھ جائیں گے اور چار سو پھیل جائیں گے۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آیت کا معنی یہ ہے اگر مکھی ان خوشبوؤں اور زیب و زینت میں سے کوئی چیز اچک کر لے جائے جو وہ اپنے بتوں کے آگے پیش کرتے ہیں تو وہ بت اسے اس مکھی سے واپس چھین بھی نہیں سکتے۔

﴿... ضَعْفَ الطَّالِبِ وَالْبَطْلُوبِ﴾ (الحج: ۷۳)

ضعف الطالب یعنی: وہ مشرک، والبطلوب یعنی: وہ بت، یا پھر وہ مکھی۔

اگر حقیقت اسی طرح ہے تو پھر کیسے تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک مقرر کر لیا جو خالق، رازق، محیی و ممیت اور قوی و عزیز ہے جسے کوئی چیز بھی عاجز نہیں کر سکتی؟! تمہاری عقلیں کہاں ہیں؟! اور تمہارے افہام کہاں ہیں؟! ہم تو اللہ تعالیٰ ہی سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

فلاسفہ کی توحید

شیخ صالح الفوزان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض لوگ (متکلمین / فلاسفہ / منطق پرست) کہتے ہیں توحید کی ایک ہی قسم ہے اور وہ توحید ربوبیت ہے۔ یعنی یہ ماننا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے، رازق ہے، محیی و ممیت (مارنے اور جلانے) والا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باقی دیگر افعال و صفات (کو ماننا)۔ اسی بنا پر تمام علماء کلام و نظار (آئیڈیولوجسٹ و مفکرین) جنہوں نے اپنے عقیدے کی بنیاد علم الکلام پر رکھی ہے۔ ان کے یہ عقائد موجود ہیں اگر آپ ان کی کتابیں پڑھیں گے تو اس میں توحید ربوبیت کے اثبات کے سوا کچھ

نہیں پائیں گے، جو اس کا اقرار کر لے وہ ان کے نزدیک موحد ہے اور توحید الوہیت و توحید اسماء و صفات نام کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں۔ اسی لئے وہ قبر پرستی اور مردوں کو پکارنے کو شرک شمار نہیں کرتے۔ وہ اور ان جیسے لوگ صرف یہی کہہ دیتے ہیں کہ: یہ غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے اور ایک غلطی ہے مگر یہ نہیں کہتے کہ یہ شرک ہے۔

اور ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو مردوں کو پکارتے ہیں اور دفن شدہ ہستیوں سے فریاد کرتے ہیں مشرکین نہیں کیونکہ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ یہ مردے یا یہ معبودات پیدا کرتے، رزق دیتے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تدبیر کائنات کرتے ہیں۔ پس جب تک وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے وہ مشرک نہیں ہو سکتے اور ان کے اس عمل کو وہ شرک شمار نہیں کرتے۔ وہ تو محض ان اشیاء کو اللہ اور اپنے درمیان واسطہ، وسیلہ اور سفارشی بناتے ہیں۔

ان کا یہ قول تو ایسا ہی ہے جیسے سابقہ مشرکین کہا کرتے تھے:

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (الزمر: ۳)

(اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں) (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے

کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کر دیں)

اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْصُرُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ﴾

(یونس: ۱۸)

(اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا

سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں)

علماء کلام کہتے ہیں: قبروں کی عبادت اور مردوں سے لو لگانا اور ان سے فریاد کرنا شرک نہیں، یہ

تو محض وسیلہ ہے، سفارش طلب کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں واسطے پیش کرنا ہے۔ یہ شرک ہو ہی

نہیں سکتا الا یہ کہ وہ ان اشیاء سے متعلق یہ عقیدہ رکھیں کہ یہ پیدا کرتی ہیں، رزق دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تدبیر کائنات کرتی ہیں^(۱)!

اس بات کی صراحت وہ اپنی کتابوں اور کلام سے کرتے ہیں۔ اور اہل کلام میں سے جو اس کا انکار کرتا بھی ہے تو وہ بھی محض اسے ایک غلطی تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جاہل لوگ ہیں اس جہالت میں اپنے ارادے و قصد سے نہیں بلکہ اپنی جہالت کے بسبب مبتلا ہوئے ہیں۔

لیکن اکثر تو اس کا (اتنا) انکار بھی نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ: یہ اللہ تعالیٰ کے پاس واسطے اور شفاعت کرنے والے سفارشی ہیں اور یہ شرک نہیں ہے۔

اور میں کسی قوم کے ذمہ وہ بات نہیں لگا رہا جو انہوں نے ناکہی ہو بلکہ یہ تو ان کی ان کتابوں میں موجود ہے جس سے وہ اہل توحید کا رد اور اہل شرک کا دفاع کرتے ہیں۔

جہاں تک تعلق ہے اسماء و صفات کا تو اس کا اثبات ان کے نزدیک تشبیہ کا متقاضی ہے چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی نفی کر دی اور یہ جہمیہ، معتزلہ، اشاعرہ اور ماترید یہ ہیں۔ ان سب نے اپنے زعم میں اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کی تشبیہ سے پاک قرار دینے کے لئے توحید اسماء و صفات کی نفی کی ہے جس کے نتیجے میں توحید ان کے نزدیک محض ربوبیت میں منحصر ہے، اور ان کے پاس توحید الوہیت اور توحید اسماء و صفات کے نام کی کوئی چیز نہیں۔

اور وہ ان کا رد کرتے ہیں جو توحید کو تین اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہی میں سے ایک موجودہ مصنف لکھتا ہے: "توحید کی تین اقسام کرنا (نصاری کے عقیدے) تثلیث میں سے ہے!"
ان کی بے حیائی اس حد تک پہنچ گئی کہ اسے نصاریٰ کے دین کے ساتھ تشبیہ دینے لگے۔ العیاذ باللہ!
[کتاب "دروس من القرآن الکریم" از شیخ صالح الفوزان، ص: ۸]

ایک شبہ کا ازالہ

^۱ حالانکہ ان کے بعض تو واقعی عقیدہ بھی رکھتے ہیں اور توحید ربوبیت تک میں شرک کے مرتکب ہوتے ہیں جیسے علی مولا مشکل کشا اور غوث اعظم دستگیر کا عقیدہ، اعانہ اللہ منہ۔ [مترجم]

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوئی شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ اگر سب انسان اللہ کو رب مانتے تھے تو فرعون کا ربوبیت کا دعویٰ جو قرآن کریم میں نقل کیا گیا بلکہ اس نے توالہ ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا، تو اس کی کیا توجیہ ہوگی؟ شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ اس شبہ کے جواب میں فرماتے ہیں:

"بھائیوں انسانوں میں سے توحید ربوبیت کا انکار شاذ و نادر ہی کسی نے کیا ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے واقعات ہمیں بتائے کہ انہوں نے ربوبیت کا انکار کیا تو وہ بھی بطور تکبر ایسا کرتے تھے جبکہ دلی طور پر وہ اس (اللہ کے رب ہونے) کا ایمان رکھتے تھے چنانچہ جب فرعون نے اپنی قوم کو اکھٹا کر کے خطاب کیا:

﴿فَحَشَّهٖ فَنَادٰی ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمْۙ اَلْعَلٰی﴾ (النازعات: ۲۳-۲۴)

(پھر سب کو جمع کر کے پکارا۔ تمہارا سب سے بڑا رب میں ہی ہوں)

تو وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا نہ تھا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے اسے لکارتے ہوئے فرمایا:

﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا اَنْزَلَ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِصَآئِرٍ وَّ اِنِّیْ لَاطَّلُکَ یَا فِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًاۙ﴾

(الاسراء: ۱۰۲)

(یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان وزمین کے رب ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے

ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد و ہلاک کیا گیا ہے)

پس جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے یہ کہا تو کیا فرعون نے پلٹ کر جواب دیا کہ: "ما علمت ذلک"

(نہیں، میں یہ نہیں جانتا) ہر گز نہیں، اور وہ ایسا کہنے کی سکت بھی نہیں رکھتا تھا، حالانکہ وہ اپنی قوم سے

(ازراہ تکبر) یہ کہا کرتا تھا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الْمَلٰٓئِکَةُ مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ﴾ (القصص: ۳۸)

(اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا) ^(۱)۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

^۱ وہ اس وقت بھی جھوٹا تھا جب اس نے کہا: ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [الاسراء: ۲۳] (فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے؟)۔ [متزجم]

"کیا آپ جانتے ہیں کہ انسانوں میں سے کسی نے اپنی عبادت کی طرف دعوت دی ہو؟ ہاں، فرعون نے اپنی عبادت کی طرف دعوت دی تھی جب اس نے اپنی قوم سے کہا:

﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ إِلَهِ غَيْرِي﴾ (التقصص: ۳۸)

(اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا) ^(۱)

اس نے یہ دعویٰ تو کیا لیکن وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا تھا اور جانتا تھا کہ معبود تو اس کے سوا کوئی اور ہے،

اسی لئے موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ هَؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِصَآئِرٍ﴾ (الاسراء: ۱۰۲)

(یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان وزمین کے رب ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے

ہیں)

اور فرعون نے اس بات پر انکار نہیں کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے یہ خطاب کیا تو اس سے اس کا

انکار نہ بن پڑا بلکہ اس کا اقرار کیا اور اس کی قوم بھی اس بات کی اقراری تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلُمًا وَعُظْمًا﴾ (النمل: ۱۴)

(انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر)۔

[مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین: "کتاب العقائد۔]

نتیجہ

^۱ اسی طرح اس نے یہ بھی دھمکی دی کہ: ﴿قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَجُعَلَنَّكَ مِنَ الْمُنْجُونِ﴾ [الشعراء: ۲۹] (فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا)۔ بلکہ وہ اور اس کی قوم خود دوسرے معبودات کی پوجا کرتی تھی جیسا کہ قرآن مجید میں ایک مقام پر ذکر ہوا: ﴿وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَنْتَدُّ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرُكَ آلَافِتُكَ قَالَ سَنَقْبِلُنَّ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْجِسُ نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ﴾ [الاعراف: ۱۲۷] (اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰ اور ان کی قوم کو یوں ہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں، اور وہ آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کئے رہیں۔ فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم کو ان پر ہر طرح کا زور ہے)۔ [مترجم]

جبکہ اہل کلام کے تمام تر مناظروں (ڈبیٹ) اور بحث و جدال کا ماحصل یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے، مالک ہے اور رب ہے یعنی توحید ربوبیت۔ اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا معنی "لا احد قادر علی الاختراع الا اللہ" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے پر قادر نہیں) ناکہ علماء کرام کا پیش کردہ صحیح معنی و مفہوم یعنی "لا معبود بحق الا اللہ" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں)۔ پس وہ ایک ایسی چیز میں اپنا وقت اور توانائی کھپا رہے ہیں جو کہ کفار پہلے ہی تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا اس قسم کی اسلام کی دعوت سے اگر بعض لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اسے ان کے داعیانِ حق ہونے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔